ما شاء الله لا قوة الا بالله
نسخہ ہذا از تازہ افادات جناب مولوی شاہ ولایت علی صاحب مذاق مدظلہ العالی
حسب اجازت جناب مولوی محمد امتیاز احمد صاحب ناشر و علی احمد خان صاحب
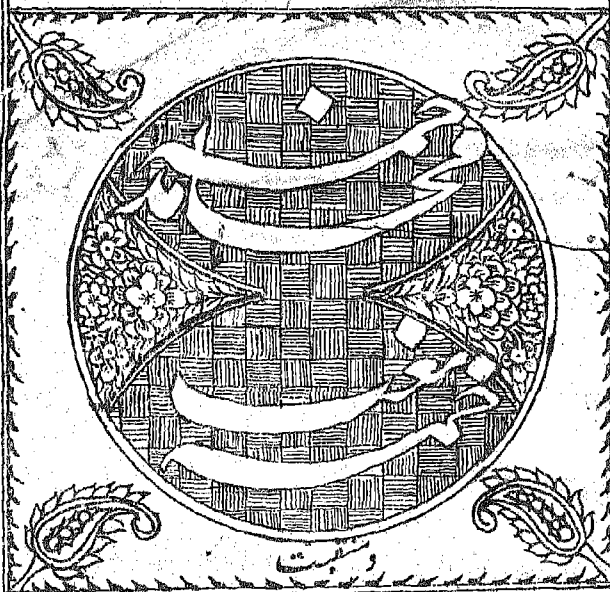
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین
محمد و آلہ و صحابہ الطیبین الطاہرین

[illegible] اللہ اور الحمد سبھی حمد حمید ہو کیا — وہی ہے حامد وہی ہے محمود اوسیکو احمد ہے سزاوار

صفا کیا ذات پاک کے ہوں ہیں سب اوسی ذات کا ظہور — وہ پاک ذات و صفات سے ہے وہی ذات صفات و اسما

وہی احد ہے وہی واحد وہی صمد ہے وہی نرالا — ہے وحدہ لاشریک لہ بیشک وہ فرید و وحید و یکتا

وہی ہے احمد وہی محمد وہی سراہا گیا ہے سب کا — اوسیکو حمد و ثنا ہے لائق اوسیکو فضل علی ہے زیبا

اوسیکو پایا کبیر الاکبر ہے اکبر الاکبر اوسکا پایا — ہو العلی العظیم و اعظم ہو الجلیل الاجل و اعلے

صفات پنجتن کے ان عقول عشرہ میں کہ ہوں کیا — کہ نور یکذات پانچ تن میں کیوں ہوں پنج شند حسن حسین

اوسی میں شش جہت ہیں نہیں سے چودہ طبق ہیں روشن — ظہور نور محمدی میں ہوئے جو بارہ امام پیدا

رسول سلطان دو جہان ہیں خلیفہ چار اونکے راز دان ہیں — امیر اکبر امیر اعظم امیر اغنی امیر اعلے

بزرگ ہیں چار یار سرور ہے ایک سے ایک اونمیں بہتر — ہر ایک اونمیں بس از پیمبر ہے پیشوا امت نبی کا

یہی ہے تعریف اونکی حق حق نبی کے اصحاب ہیں بر حق — صحابیوں سے ہے حق رضامند حق سے راضی ہے مصطفا

جو انبیا اور اولیا ہیں شہید و صالح ملائکہ ہیں — جو اہل ایمان با دلا ہیں اتفاق [illegible] ہے دلا

منقبت جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثانی اثنین شرف جنکو انسانیکا / یار غار ایک ہی ہے احمد لاثانی کا

ساتھہ دونونکے معیت ہے خدا کی واحد / دو کو جان ایک جو ہی علم خدادانی کا

وہ بھی لاثانی ہے اثنین کا جو ثانی ہے / ایک مفہوم ہوا ثانی و لاثانی کا

ایک تعریف ہے اون دونونکی ماشاءاللہ / اللہ اللہ کرے مضمون ثناخوانی کا

نام صدیق کا اللہ اکبر ہے بڑا / ذکر کیا نام خدا آپکی ذیشانی کا

جسکو صاحب کہے اللہ رسول اللہ کا / کیا بیان وصف ہو اوس صاحب سلطانی کا

شان صدیق ابو الفضل ہے فرقان مین بیان / کہیے مصداق اوسے آیہ قرآنی کا

اوسکی تعریف مین ہے اکرمکم عند اللہ / وہی اتقی ہے سزاوار ثناخوانی کا

لائے کفار قریش اوسکی سبب سے ایمان / پہلے باعث وہ ہوا دین مسلمانی کا

مانتے محسن عالم بھی تھے جسکا احسان / وصف کس منہ سے ہو اوس منبع احسانی کا

عشق محبوب خدا تھا اوسی سب سے پہلے / عاشق اول ہے وہی اوس شہ خوبانی کا

تھا بصورت وہی آئینہ رحمت مین فنا / محو مطلق تھا وہ اوس صورت رحمانی کا

جسنے دیکھا نہو مردے کو زمین پر چلتے / جیتے جی دیکھے سراپا کوئی اوس فانی کا

فانی فی اللہ وہ ہو کر ہوا باقی باللہ / سر فی اللہ ہے اوس واصل یزدانی کا

نام احمد کا الف ہے وہ سراپا انوار / الف اللہ سے نام اوس قد نورانی کا

امت رحمت عالم کا ہے یکسر بندہ / سرو آزاد ہے اک گلشن رحمانی کا

ایک جان در دو قالب تھا وہ احمد کا خلیل / جان و مال سے مصروف تھا جہانی کا

راہ مولا مین کیا بار لٹا یا گھر بار / عشق مین حال یہ تھا بے سروسامانی کا

پھاڑ کر کپڑے ابوبکرؓ نے اوڑھا کمل — خرقہ کا سُوتُن سے سیا وضع فقیرانی کا

ہو گیا جملہ ملائک کا فقیرانہ لباس — فقر مقبول ہوا عاشق یزدانی کا

راز سب سینۂ احمدؐ کا تھا اوس سینہ مین — کہنا صدیقؓ کے کیا سینۂ نورانی کا

دل جگر بھنتا تھا عاشق کا کباب ہونکی مثال — آتش عشق سے یہ حال تھا ربانی کا

کہا فاروقؓ نے ای کاش کہ ہوتا اک بال — مین تو اوس سینۂ گنجینۂ عرفانی کا

یا نبیؐ مجھپہ کھلے راز دنیا صدیقؓ — صدقہ صدیقؓ کی للہ ثنا خوانی کا

مست و مدہوش ہی وجد کی حالت مین فداق — ذوق اور شوق ہو کیفیت وجدانی کا

منقبت جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلام حق ہی گویا ناطقہ فاروقؓ اعظم کا — کہوں کیا فرق ہین فرقان کا فاروقؓ اعظم کا

وہی کہنا ہی اوسکا جو کہ فرمانا خدا کا ہی — خدا کی شان کیا کہنا بھلا فاروقؓ اعظم کا

امیر المومنین فاروقؓ اعظم ہی عظیم الشان — بڑی شان اور بڑا ہی مرتبہ فاروقؓ اعظم کا

دبا کفر اور بڑہی اوس شاہ دین سے شوکت اسلام — بڑی شان اور بڑا ہی دبدبہ فاروقؓ اعظم کا

خدا کے مصطفیٰؐ کے کام اوس سے خوب بن آئے — بن آئے وصف کیا نام خدا فاروقؓ اعظم کا

عظیم المرتبت ہے قابل صل علی فاروقؓ — ہے رتبہ لائق حمد و ثنا فاروقؓ اعظم کا

خلیفہ ہی وہ ثانی اور خلیفہ ہے وہ لاثانی — خلافت مین نہین ثانی ہوا فاروقؓ اعظم کا

رسول اللہؐ سی یاری خدا سے اوس سے یارانہ — نبیؐ ہے یار اور یار خدا فاروقؓ اعظم کا

فرشتے لین قدم بھاگین شیاطین اوسکی سایہ سے — سراپا قد ہے نور کبریا فاروقؓ اعظم کا

جہان روشن نہ رخ روشن سے ہی بزم جنان روشن — ہے مکھڑا شمع جنت مرتفا فاروقؓ اعظم کا

بنا زہر اوسکی نام پاک سی تریاق فاروقی — اثر مین نام ہی تریاق کیا فاروقؓ اعظم کا

زبانیں بند ہوں کفار کی عالم ہو سکتے کا • جو نعرہ میرے منہ سے نکلے یا فاروق اعظم کا

رواں شاہ بحر و بر بے خشک و تر میں حکم جاری ہیں • ہے معجز رود نیل اک ماجرا فاروق اعظم کا

جلیں تھر بھی سارے جنکے لشکر اک شرارے میں • جبل چل نکلے بنکر سایہ فاروق اعظم کا

عدالت کا خدا کی اوسکا دفتر اک نمونہ ہے • لکھوں میں عدل اور انصاف کیا فاروق اعظم کا

سراپا عمر کی لکھی گر توصیف ساری عمر • نہ ہو وصف اک سر مو بھی ادا فاروق اعظم کا

کروں میں خیر کے کام اور بچوں میں رات دن شر سے • اگر میں نام لوں صبح و مسا فاروق اعظم کا

بناؤں دل کی ویرانہ میں اک ٹیڑھا اینٹ کی مسجد • جو پاؤں خشت پر میں نقش پا فاروق اعظم کا

بیان ہوگا نہ ادنی بھی علو اوسکے مراتب کا • کہ اعلی سے ہے اعلی مرتبہ فاروق اعظم کا

علی مرتضی عثمان ذی النورین کی صحبت ہے • محب صدیق اکبر کا ہوں یا فاروق اعظم کا

ہیں لہرا رہا علی ہوں دلیں ہی ذوق علی ہر دم • زبانیں ہیں مذاق اک فی اللہ فاروق اعظم کا

منقبت جناب حضرت ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ

دیکھنا ہے فرض عین انوار ذی النورین کا • زوج نوری ہیں وہ عین حق کے نور العین کا

ساتھ دو نوروں کی یوں قرب سعادت ہے اوسے • جیسے ہو ماہ منور سے قران سعدین کا

نور سے اوسکے منور ہیں زمین و آسمان • ہے وہ باعث دین اور دنیا کے زیب و زین کا

تھی دولہن کی سی بعینہ اسمیں اک شرم و حیا • وہ بنا دولہا نبی کے قرۃ العین کا

دیدیا راہ رسول حق میں سب کچھ جان و مال • خویش ہوکر حق ادا اوسنے کیا محسن کا

رشتہ داری میں علی کا ہمسر و ہم رتبہ ہے • ملگیا ہے سلسلہ عالی اوسے زلفین کا

جامع آیات قرآن ہے امیر المومنین • صورت رحمان خلیفہ سید الکونین کا

بحر لجی حیا و حلم ذی النورین ہے • ماجرا کیا ہو بیان اوس مجمع البحرین کا

تاجدارِ کشورِ شرم و شہِ کون و مکان • یار ہے اور خویش ہے شاہنشہِ کونین کا

ہمنشین گوشہ نشین صاحبِ معراج ہے • اوسکا قرب اعلیٰ ہے ادنیٰ قرب ہے قوسین کا

ہو منو صدیقؓ و فاروقؓ و علیؓ کے درمیان • مرتبہ عالی ملا عثمانؓ کو مابین کا

جان نثارِ پنجتنؑ ہون اور یارِ چاریارؓ • جان و دل سے ہون فدائی دوستدارِ سبطین کا

ہو حصار اک چار دیواریِ عشقِ چاریار • چار حد مین نفع بخشے سدِّ ذوالقرنین کا

کسطرح مروان ہو تبعیتِ عثمانؓ مین • تیرہ باطن جاک تابع ہووے ذی النورین کا

عرشی و فرشی ہین نالان قتل سے عثمانؓ کے • دونو عالم مین ہے اک ہنگامہ شور و شین کا

ہین غمِ عثمانؓ مین جن و ملائک نوحہ خوان • کیا بیان ہو ہمسے حورانِ جنانکی بین کا

ہو پریشانی مین خاطر جمع اور جی کو قرار • دل جگر ہے بیقرار از بسکہ مجھ بیچین کا

ہون قضا سب حاجتین ہو وین ادا سب فرض و قرض • دین و دنیا مین ہو وے دکھ عذابِ دین کا

مین ترے در کا گدا تو شاہ عثمانؓ غنی • بخش دے مجھکو خزانہ دولتِ دارین کا

کیا نشہ ہے آفتابِ روئے ساقی کی طلوع • ہے مذاقِ رندِ مست اک جلوہ عیدین کا

منقبتِ امیر المومنین جناب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

شہِ والا محمد مصطفےٰ مولا علیؑ اعلےٰ • علیؑ عالی علیؑ مرتضیٰ مولا علیؑ اعلےٰ

نبی مولا ہین جسکے خلق مین اوسکا علیؑ مولا • وہی خالق کا مخلوقات کا مولا علیؑ اعلےٰ

امامِ اوّل اثنا عشر ہے رابعِ اربعہ • ظہورِ ثانیِ نبی خمسہ ہوا مولا علیؑ اعلےٰ

وہی ہے اہلبیت و صحابہ دو کی لیے سب تحفہ • سفینہ اور نجوم الاہتدا مولا علیؑ اعلےٰ

علیؑ نامِ خدا ہے جلّ و اعلیٰ شانہٗ برتر • علیؑ نامِ خدا نامِ خدا مولا علیؑ اعلےٰ

علی وہ ہو العلی پایا عروج اوسکا نزول اسکا • بہر منزل ہے عالی مرتبہ مولا علیؑ اعلےٰ

...سے تا ابد منظر عجائب ہو گئی اوسکے
ظہور و نور میں کیا کیا ہوا مولا علی اعلے

...اوّل علی آخر علی باطن علی ظاہر
علی فانی علی باقی بقا مولا علی اعلے

...ے زیبا اوسکو خرقہ فقر کا کملی فقیری کی
فقیر کامل آل عبا مولا علی اعلے

...صیری کا نصیر اور سر بسر ہیں ناصر بندہ
خدا او نا خدا او با خدا مولا علی اعلے

تو ہے ہر کام میں نام خدا حلال مشکل ہے
خدائی کا ہے تو مشکل کشا مولا علی اعلے

ابھی ادنیٰ سے ادنیٰ بات میں علی سے اعلیٰ ہو
جو ہوا دنیٰ تو جُھبہ تیری یا مولا علی اعلے

طریقت میں ہی ہادی رہنما حق کے طریقوں کا
حقیقت میں ہی حق میں حق نما مولا علی اعلے

علی معشوق و عاشق ہی حبیب کبریائی کا
ہے محبوب و حبیب کبریا مولا علی اعلے

امام و مقتدا ہے اوّل و آخر جماعت کا
ہے پیشین و پسین کا پیشوا مولا علی اعلے

مدینہ کا در حیدر سے جانا اور آنا ہے
محمد شہر علم و بابہا مولا علی اعلے

امیر المومنین مشکلکشا لشکر کش اسلام
شہ کافر کش خیبر کشا مولا علی اعلے

اخی ہے اور ولی ہے اور وصی ہے والد سبطین
نبی کا خویش زوج فاطمہ مولا علی اعلے

حسب اعلیٰ نسب اعلیٰ سخاوت ہمت اعلیٰ ہے
شجاعت میں ہے اعلیٰ و لعلا مولا علی اعلے

صفا صدق میں عدل و حیا میں حلم میں اعلیٰ
ہے اعلیٰ علم میں علم خدا مولا علی اعلے

صفات و ذات و معلومات میں تو سب سے اعلیٰ ہے
یہ ہے ادنیٰ و اعلیٰ جانتا مولا علی اعلے

نبی سے انبیائی ہے علی سے اولیائی ہے
نبی والی ولی الاولیا مولا علی اعلے

شہ کون و مکان ہو سر پہ تاج لافتائی ہے
ہے تخت ام القریٰ کا زیبا مولا علی اعلے

...بخشش ہی مسکینوں یتیموں اور اسیروں پر
تجھے بخشی خدا نے لا فتیٰ مولا علی اعلے

ستائش سے تو بے پروا خدا مداح ہے تیرا
خدائی میں ہے تیری واہ وا مولا علی اعلے

ہوا تجھسا نہ ہی تجھسا نہ ہوویگا کوئی تجھسا — نہیں تجھسا کوئی تیرے سوا مولا علی اعلے
بہر کیف آپکا بندہ تولاکے مزے میں ہے — مزے مین ہی مذاق یا مرا مولا علی اعلے

خمسہ نعت

ہوا وہ مظہر کامل خدا کی حُسنِ بیحد کا — سراپا نور ہے پھر کیا ہو یہ نور کے قد کا
ہے شمعِ لم یزل کا پرتوہ جلوہ محمد کا — طلوعِ روشنی جیسے نشانِ ہے شعہ کی مد کا
ظہورِ حق کی حجت ہی جہان مین نور احمد کا

اوسکے فیض سے کل دفترِ عالم ہوا پیدا — اوسیکے نور کا پرتو عقول عشرہ مین دیکھا
نہین جز مبدءِ فیاض کوئی ماسبق اوسکا — دبستانِ ازل مین وہ معلمِ عقلِ کل کا تھا
نہ تھا نام و نشان جن و زون لوحِ زبرجد کا

چمن بندِ قضا نقاش وسکی بزم رنگین مین — قدر اک بندہ کی تماشائی اوسکی بزم رنگین مین
ہر اک عرشی ہی حاضر باش وسکی بزم رنگین مین — چمن پیرا کُن فراش اوسکی بزم رنگین مین
بہارِ آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا

نبی جان تھر تھرائی خوف سے شیطان بھی گھبرایا — ہوا ساری جہانکے کافرون مین تہلکہ برپا
تہ و بالا ہوئے کعبہ مین یکسر لات اور عزی — عجم مین زلزلہ نوشیروانکی قصر مین آیا
عرب مین شور اوٹھا جس وقت وسکی آمد آمد کا

محمد مصطفے باعث ہوئے ایجادِ عالم کے — تمامی انبیا کو اوسکی خلقت سے ملے رتبے
ہٹے اوسکے سبب سے نوح و اسمٰعیل کے درجے — شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے
نہ تھا فخرِ عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

بہانہ اوسکے اپنکا نزولِ وحی و قرآن تھا — فرشتہ تھا مگر ظاہر مین شکلِ انسان تھا

غلاموں کی طرح آٹھوں پہر دونوں پہ قربان تھا — شب و روز اوسکے صاحبزادوں کا گہوارہ جنبان تھا
عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

نہ تھا یوں بلبل و گل پر ہوا صیاد و گلچین کو — رکھا آباد و شادان گلشن دنیا کو اور دین کو
بنا تھا جسم اطہر دو جہان کی زیب و تزئین کو — وہ اس عالم مین رونق بخش تھا حورون کی تسکین کو
گیا جنت مین طوبیٰ بنکے سایہ اوس سہی قد کا

در مقصود لیکر حق سے شاہ بحر و بر آیا — عجب دریا دلی سے جا کے بے خوف و خطر آیا
جو اوسکی ہمت عالی کا دریا موج پر آیا — شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا
بیان اوس قلزم معنی کے کیا ہو جزر او مد کا

نہ جانو فرق کچھ نقطہ کا احمد کو احد سمجھو — سراپا مظہر حق ظاہر و باطن مین ہے وہ تو
وہ خود مفتاح ہے مفتاح کی کیا اوسکو حاجت ہو — کشود عقدہ باطن مین کافی نام حق اوسکو
کھلا کرتا ہے کنجی سے ہمیشہ قفل ابجد کا

جہان پرواز کرنے سے پر جبریل جلتا ہو — کہو ایسے محل مین دخل پھر شیطان کا کیا ہو
وہان بار اوڑے گو نسو طرح کا بھیس بدلا ہو — گر افعی بنکے جا نکلے اودہر ابلیس اندہا ہو
ملا ہے قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

مثلث کو مربع کسطرح لکہتا کوئی یارو — احد مین میم آکر چار ارکان ہو کے گر نکلے
نہ ممکن تھا کسی ترکیب سے مفرد مرکب ہو — گذر وحدت سے کثرت مین نہ ہوتا ذات مطلق کو
نہ بنتا صفر گر نقش احد مین میم احمد کا

سمجھ کر گوشہ ایمان ترے دامن کو پکڑا ہے — تجھے کونین مین تیرے سوا اب آسرا کیا ہے
مرادون تو جہان مین تو ہی سب کا ملجا و ماوا ہے — بھروسا ہر کسیکو اک حصار عافیت کا ہے

مجھے نامِ مبارک کا ہے ذوالقرنین کو سُد کا

مکانِ لامکان سے بھی ہے برتر کچھ ترا ایوان — ہے ادنیٰ فرشِ پا انداز تیرا عرشِ عالیشان
ستارے ہیں تری پاپوش کے مہر و مہِ تابان — تری پابوس سے ہفتم فلک پہ منزلِ کیوان
ترے سجدہ سے ہے ہشتم آسمان پر فرق فرقد کا

خدا کا ذکر دل میں بخششِ امت کے لب سائل — معانی تو ادہر کے پر لفظ میں ادہر مائل
ادہر مشغول تہا حق سے ادہر تہا وعظ میں شاغل — ادہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق کا اہل
خواص اس برزخِ کبریٰ میں تہا حرفِ مشدد کا

نہیں ہو تو جہان میں رحمت و غصہ کا ڈر کیوں ہو — تجھے بہیجا خدا نے رحمۃ للعالمین اب تو
ترے انعام بے پایاں کا کیا ہو شکر اے خوشخو — خدا سے مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندونکو
ترا دستِ دعا ضامن ہے حب گل کے مقصد کا

جو عاشق ہیں وصالِ حق سے وہ ہونگے فرقت میں — جو عابد ہیں وہ حورانِ جنان سے ہونگے خلوت میں
یہ قسمت کہ عاصی ہونگے کیا کیا ناز و نعمت میں — بیٹھینگے جسگہڑی عشرت کے سامان ہم جنت میں
کہلے گا حال امت کو ترے انعامِ بیحد کا

تری محرابِ ابرو کا ہے طاقِ کعبہ شیدائی — ترے خالِ سیہ کا سنگِ اسود بہی ہے سودائی
ہے دل میں اسکی داغِ حسرتِ شوقِ جبیں سائی — رہا کعبہ میں تیرے روضہ کے در پر نہ جا پائی
اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگِ اسود کا

شفیع المذنبین جب یاد فرمائینگے امت کو — خوشی کے مارے ہم سب بہول جائینگے مصیبت کو
تو ہم سے ہونگے ہنستے کہیلتے جائینگے جنت کو — لبِ گوہر فشان وا ہونگے جب عرضِ شفاعت کو
تماشا گاہِ محشر میں تکین گے نیک منہہ بد کا

وعیدِ کبریائی تا کہ صادق ہو قیامت میں ۔۔۔ یہودی اور نصرانی رہیں تیری عداوت میں
محبوں کو ترے اقرار ہو تیری نبوت میں ۔۔۔ عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں
محل باقی رہے اللہ کے قولِ مؤکد کا

تری خاطر سے خالق نے کیے مخلوق انس و جان ۔۔۔ ہوا معمور تیرے نور سے یہ عالم امکان
کیا پیدا نہ پیدا ہو کبھی ایسا کوئی انسان ۔۔۔ ہوا اچھا نہ ہو سکتا ہے میرا ہے یہی ایمان
نہ مانوں مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

عجب کیا لال کردے جو زبانِ ترکی و تازی ۔۔۔ کہ شعرِ آبدار اپنا ہے رشکِ تیغِ فولادی
کٹے اس تیغِ ہندی سے نہ کیوں سیفِ صفاہانی ۔۔۔ تری تعریف سے میری زباں میں آئی ہے تیزی
صفاہان تک مسخر ہو گا اس تیغِ مہند کا

مرا اک حرفِ موزوں گر کوئی انصاف سے دیکھے ۔۔۔ فصاحت اور بلاغت میں ہے بہتر سو کتابوں سے
ردی ہو جائینگی صدہا ہیں سیکڑوں نسخے ۔۔۔ پھٹینگے مثلِ تقویمِ کہن دیوان ہزاروں کے
ہوا عالم میں شہرہ میرے اشعارِ مجدد کا

نہ سحبان نے بلاغت کا کیا دعویٰ کبھو مجھ سے ۔۔۔ رہا سلمان فصاحت میں بہت اصلاح کو مجھ سے
نہیں ہوتا دبیرِ آسمان بھی دو بدو مجھ سے ۔۔۔ زمیں کے شاعروں کو کیا مجالِ گفتگو مجھ سے
ترے صدقے سے میں محسود رہتا ہوں عطارد کا

طپاں شوقِ زیارت میں ہے ہر دم روح اور قالب ۔۔۔ مرا ہادی ہے رہبر ہے علی ابن ابی طالب
جنابِ آسمان رفعت پہ پہنچونگا یہی غالب ۔۔۔ ہوئی ہے ہمتِ عالی مری معراج کی طالب
میسر ہو طواف اے کاش مجھکو تیرے مرقد کا

کبھی یہ مردمِ دیدہ سوادِ یثرب کی دیکھیں ۔۔۔ کبھی اوس روضۂ اقدس کے وہ قبے نظر آئیں

کبھی درگاہ مین تیری کرون جاروب پلکین — کبھی نزدیک جاکر آستانہ پر ملون آنکھین
کبھی مین دور بیٹھون اور کرون نظارہ گنبد کا

ترے کوچہ مین جاکر کیا بھلا فردوس یاد آوے — کہ بہتر سدرہ و طوبیٰ سے دیوارونکی ہین سایے
مجھے خلد برین کے عیش و عشرت سہو ہو جیسے — فراغ دل سے گروان زندگی کا کوئی دم گذرے
حسد ہو خضرؑ و عیسیٰؑ کو مرے عیش مخلّد کا

الٰہی پہونچون یثرب مین یہی مقصود ہی میرا — اگر مر جاؤن مین جاکر وہان تو اس سے بہتر کیا
وہان کی دشت مین ہو جاؤن مین طعمہ درندونکا — مدینہ کی زمین کے گر نہ لائق ہو مرا لاشا
کسی صحرا مین وانکے مین خورش ہوون دام اور دد کا

خرابی آشیان عنصری کی میری جب آئی — کبوتر بنکے روح پاک تیری روضہ مین پہونچے
جو ہو آزاد مرغ جان تو بال شوق سے اوڑ کے — تمنا ہی درختون پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقیّد کا

مذاق اس مسئلہ کی ہی خبر ثابت روایت سے — کہ خالق نے درود افضل کیا ہی ہر عبادت سے
دہن صلِّ علیٰ فرما کے ہو دلبا ہی رحمت سے — خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جس دم نام آتا ہے محمدؐ کا

مخمس منقبت

سجا ہی گو فلک ہو وین جو اک خانہ قلمدان کا — بجا ہی روشنائی نور ہو خورشید تابان کا
بناؤن صوف مین ہر تار بارش ابر نیسان کا — ید قدرت لقب ہی میری کلک گوہر افشان کا
بیاض صنع اک سادہ ورق ہی میرے دیوان کا

ہر اک انسان کثرت ہی مین دیکھی جلوہ وحدت — اوٹھے مردم کی آنکھون سے حجاب ہیبت و ظلمت

دل و دیدہ کو ہر غافل کے ہو حالِ محویت ۔ میری یادِ نفس سے گر ہو پران پردۂ غفلت
بہتر فرقہ کی پیشِ نظر ہو نورِ عرفان کا

کرن ہو نجمِ زرّین چشمۂ خورشید میں یکسر ۔ زمینِ آسمان پر جھم اوٹھے ہر دانۂ اختر
بنے روحِ مسیح و خضر دم میں کشتکار آکر ۔ سحابِ ملک جان ہوں گر میں کشتِ گردوں پر
رواں ہو جوئے خشکِ کہکشاں میں چشمۂ حیوان کا

زمین افلاک سے اونچی مرے صحنِ سرا کی ہے ۔ علوِ لامکاں کرسی مرے صحنِ سرا کی ہے
فضائے عرش اک کیاری مرے صحنِ سرا کی ہے ۔ ریاضِ قدس ہریالی مرے صحنِ سرا کی ہے
بہارِ انس گلدستہ ہے میرے طاقِ ایوان کا

ردیف و قافیہ سے لاکھ واقف ہوں مگر کیا ہو ۔ نہ ان بحروں سے ہو جب آشنا سینہ دریا ہو
جگر خوں ہو کے فکرِ نظم میں گر قطرہ قطرہ ہو ۔ دلوں میں شاعروں کے گوہرِ معنی نہ پیدا ہو
نہ ٹپکے گر صدف میں اونکی قطرہ میرے نیسان کا

مجھے استادِ عالم خسروِ ملکِ سخن سمجھو ۔ تلمذ حضرتِ رحمان سے ہے مجھکو تو اے یارو
ہر اک فرشی و عرشی کو نہ کیونکر فیض حاصل ہو ۔ نیابت اپنی بخشی مبدءِ فیاض نے مجھکو
زمین تا آسمان ممنون ہے میرے بذل و احسان کا

مری ہیئت مقدس کیسے کسو کے ذہن میں آوے ۔ تک جن و بشر کو شکل میری کیا دکھائی دے
مری سب عضو خالق نے بنائے نورِ مطلق سے ۔ نہیں پیدا ہوئے ہیں اس باد و خاک و آب و آتش سے
کہ مرکز چار عنصر سے ہے باہر میرے ارکان کا

کروروں شاہِ عالیجاہ ہیں میری حکومت میں ۔ ابھی آباد ہوں لاکھوں پرستان اک اشارے میں
ہر اک جن و پری ہے سر جھکائے خود اطاعت میں ۔ مرے زیرِ قدم ہے تختِ شاہی جس ولایت میں

وہانکے دام و دد کو عار ہے منصبِ سلیمانی کا

میں ہنستا بولتا ہوں چپ ہوں اور مردہ ہوں زندہ ہوں
میں سوتا جاگتا ہوں کھاتا پیتا چلتا پھرتا ہوں

کسیکو نہیں معلوم ہی میں کون ہوں کیا ہوں
بشر کے قالبِ خاکی میں جو میں جلوہ فرما ہوں

تماشا دیکھنا منظور ہے نیرنگِ امکان کا

صدف کو آسمان کے جیون گہر جیب میں کیا مسکن
بہت طوفان اٹھے پر نہ میرا تر ہوا دامن

ہوئے سب آشنا جو بحر و بر میں تھے مرے دشمن
رہا میں بھی ہر میں اندیشۂ آسیب سے ایمن

گہر کو کیا خطر ہے بطنِ گردابِ عمّان کا

کروڑوں لامکانوں کی مکانمیں میری گنجائش
ہزاروں عرش کی اک فرش ہی میری آرائش

بہارِ صد ازل ہی اک گلِ مسند کی پیرائش
فراغِ صد ابد ہے نیم لحظہ میری آسائش

طلسمِ کن نمونہ ہے مری خوابِ پریشان کا

جہانمیں ایکدم آرام پائے چرخ کیا امکان
رہیگا ہر گھڑی چکر میں اور گردش میں وہ یکسان

ہر اک ساعت پھریگا رات دن شام و سحر حیران
رہیگا روزِ رستاخیز تک گو ہی فلک گردان

حریف اک لحظہ تھا صبحِ نخستین میرے چوگان کا

وہ عالی ہیں مرے دربے جو وہ اعلےٰ ہیں مرتبے
کہ سرداری سمجھکر واسطے اپنے تفاخر کے

گدائی خاکساری کی کئے چلکر سر کے پاؤنسے
مری خاکِ قدم سے تاجِ خسرو مستعار لے

مری نعلین کو دے نعلبندی تاجِ سلطان کا

محل کا میرے دروازہ ہی قصرِ جنت الاعلےٰ
کہ رضوان نام ہی اک دربان ہے اور وہی جا پہ ادنیٰ سا

سنا ہو تمنے جو ادریس سے ہی اک چمن میرا
جسے کہتے ہیں سب فردوس پائیں باغ ہی میرا

مجھے ہی مفت گھر بیٹھے نظارہ حور و غلمانکا

سراپا ہو گیا ہے مظہرِ شانِ یداللّٰہی — عیان ہر شے کی ماہیت ہے صاف از ماہ تا ماہی
کہلاہے اوسپہ جبالِ گدائی شہنشاہی — فنا فی المرتضیٰ کی رمز سے ہے جسکو آگاہی
مقام اوس شخص پہ ہے کشف سیری عرش تنہا کا

علی کی جستجو مین گم ہین میرے دل جگر دونون — مذاق اس ڈھب کا ہو مین کام ملی ڈھونڈہی اگر ہرسون
بنی وہ مومنہ پیدا مسلمان وس سے ہون لاکہون — عروسِ دین کو میرے عقد سے ہے سو تفاخر ہون
شہید ہی منقبت خوان ہون جنابِ شاہِ مردان کا

بہارِ ہشت جنت اک چمن ہے میرے بستان کا — درختِ سدرہ ہے شاخِ نشیمن طائرِ جان کا
دلِ وحشی مرا مسکن ہوا ہی شاہِ مردان کا — مرا سینہ ہے بیشہ بود و باشِ شیرِ یزدان کا
فضای لامکان قرب ہے میرے نیستان کا

ہوا آگاہ دل اس از مخفی کی کتابت سے — کھلی یہ معرفت در پردہ اسرارِ حقیقت سے
ہوئی شانِ ید اللہ منکشف یکدست بیعت سے — جو پوچھا مین نے اوسکا مرتبہ پیرِ طریقت سے
بتایا کان مین مجکو علی ہے نامِ یزدان کا

علی مشکلکشا شیرِ خدا تہا اور حیدر تہا — دو بالا مرتبہ تہا ایک بر دوشِ پیمبر تہا
ربِ کعبہ کب خیبر شکن فرزندِ آذر تہا — بتون کے توڑنے مین وس سے ابراہیم ہمسر تہا
اگر ہوتا نہ زیرِ پا کتفِ شاہِ رسولان کا

ابہی مشغول ہو وعظ و نصیحت مین امامت مین — صفین حور و ملک جن پری کی ہون جماعت مین
گروہِ خاکی و نوری ہو ناری کی اطاعت مین — بنی آدم بنی جان کے رہین محکوم جنت مین
خدا نا کردہ گر شامل ہو تقصیراتِ شیطان کا
معافی کی سند اللہ نے اوسکو عطا کی خود — لکہی اوسمین شمالی شرقی و غربی جنوبی حد

رکھے قبضہ مین نسلاً بعد نسلٍ نائبِ احمدؐ　　زمینِ خالصہ اوسکی ہوئی کونین کی سرحد

غُلامون کو ملا جاگیر مین چک باغِ رضوانکا

وہ شاعر ہون کہ مین تلمیذِ رحمان ہون بلاغت مین　　لکھی تو منقبت اور اہلِ آل آئی قرأت مین

ہوا مطلق نہ کچھ زیر و زبر کا فرق آیت مین　　تو اردو کے یہ معنی جب لکھا شعر [illegible] کی مدحت مین

ہر ایک مضمون سے مضمون لڑگیا ہی نظمِ قرآن کا

مسلمانون کے قدمون سے لگی پھرتی نہ یون جنت　　نہ رستہ چلتے ہاتھ آتی ہین ایمان کی نعمت

نہ گھر بیٹھے سبھونکو سہل ملتی دین کی دولت　　بہت دشوار تھا دیدار کیونکر چاندنی [illegible]

اگر وہ در نہوتا مصطفٰےؐ کے شہرِ عرفان کا

خدا کے گھر کا درجہ بڑھ گیا اوسکی سعادت سے　　ملک جن و بشر طائف ہین کس حسنِ ارادت سے

رہیگا دائما معمور طاعت سے عبادت سے　　شرف حاصل ہوا ہی کعبہ کو اوسکی ولادت سے

پرستشگاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

دلِ روشن پہ سب باہی سی لے تا ماہ روشن ہے　　خبر ہی خشک و ترکی بحر و برکی راہ روشن ہے

تحرک ذرہ و خور کا باذنِ اللہ روشن ہے　　حقیقت جزو و کل کی آپ پر یا شاہ دین روشن ہے

کہون کیا حال اپنی حسرت و دردِ فراوان کا

خبر مطلق رہی مجھکو بلندی کی نہ پستی کی　　شرابِ نیستی بیکر فراموش اپنی ہستی کی

مدام اس در مین خونابِ دل سے مے پرستی کی　　نہ اک لحظہ بھی گلرنگ بیکر [illegible] مستی کی

نہ اک لمحہ رہا نظارگی مین روئے خوبان کا

نصد لہو و لعب ایامِ طفلی کے ہوئے یون طے　　جوانی خاص بھی ضائع ہوئی پیری کے دن [illegible]

گذاری عمر سب بیفائدہ رونا ہوا اب ہے　　ولیکن مجھکو لطفِ عام سے امیدِ واثق ہے

کروگے جبر دم مین تم سرِ صد سالہ نقصانکا

بس اب کی کفر مین سوجھا نہ مطلق پیش و پس مجکو — بقیۂ عمر دنیا مین ہی رہنا دین پہ مجبس مجکو
طریقِ شرعِ احمدؐ کا ملے بے خار و خس مجکو — سوا اسکے نہین اب زندگی مین کچھ ہوس مجکو
رہون ثابت قدم سر منزلِ تصدیق و ایقانکا

یہی [illegible] نور ہے در پردہ دلکو جان کو مجکو — دمِ آنکھو نہین جب آ کے اک نظر دکھلا دو مجکو
جمال [illegible] وہی روشن سے مشرف یون کرو مجکو — تصور آپکی صورت کا وقتِ نزع ہو مجکو
مرا ماتم سر اشرق بنے مہرِ درخشانکا

ہر نرگس [illegible] سلیمان دورانِ سر مجکو رہا پیہم — چمن مین ماہتابی پر مجھے غش کا رہا عالم
گل [illegible] خورشید سان آنکھین مری پھرتی رہین ہر دم — نہ مین نے اک نظر دیکھی کبھی سیرِ گل و شبنم
نہ اک ساعت تماشائی ہوا مین برق و بارانکا

برنگِ کعبہ مجکو عید ہو وے اپنی موت آتی — ثوابِ حجِ اکبر پاؤن گھر بیٹھے بآسانی
مری آنکھین ہون تیری محوِ روئے فخرِ انسانی — نگاہِ پاک کو جس وقت پہونچے حکمِ قربانی
جمالِ خاص اے قبلہ ہو قبلہ چشمِ حیرانکا

الٰہی نزع مین وہ میری نورانی شمائل ہو — فرشتہ حور کی صورت بنا اور مجھپہ مائل ہو
منہ غیرتِ خورشید و رشکِ ماہ کامل ہو — صفا یہ جانِ برلب آمدہ کو میری حاصل ہو
دمِ آخر سے آئینہ ہو روکش صبحِ خندانکا

[illegible] جو تم تو محبوبِ حبیبِ کبریائی ہو — دمِ آخر ہے ایسے وقت مین مشکلکشائی ہو
[illegible] آسانی سے میری عرشِ اعلیٰ پر رسائی ہو — ادہر دارِ فنا مین روح کو تن سے جدائی ہو
ادہر ملکِ بقا مین جاکے مین واصل ہون جانانکا

نداق اپنے پیر مین نازان ہون کہین مداح کسکا ہون | سوا ممدوح کیسا ہی مین کیا کچھ ایسا ویسا ہون
مین دلدادِ علی ہون اور حسن پر بھی شیدا ہون | شہید مصطفے کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہون

مجھے کیا خوف ہی بردہ ہون شاہِ شہیدا نکا

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

ہر دم ہے حال غیر ہمارا فراق مین | ہمدم ہے کوئی غیر نہ اپنا فراق مین
ہر روز ہجر مین ہمین یوم الوصال ہے | ہر شب ہے تفرقہ دل وجانکا فراق مین
ملتا نہین ہے کوئی دوہائی ہی وصل کی | فریاد رس کسیکو نہ پایا فراق مین
عالم ہماری نظر مین تاریک ہوگیا | آنکھون سے کچھ نظر نہین آتا فراق مین
غمخوار دل نہین کوئی رو رو کے روز و شب | ہم جان کھوتے ہین تنِ تنہا فراق مین
گھر خالی دیکھتے ہی بھر آتا ہے جی مرا | دل خالی ایک دم نہین ہوتا فراق مین
تنہائی مین خوشی کی خوشی غم کا غم نہین | ہنسنا خوش آئے ہمکو نہ رونا فراق مین
وہ دل نہین نہ وہ سر و سودا انبساط کا | سامانِ عیش سب ہین مہیا فراق مین
فرقت مین زندگی کا مزا تلخ ہوگیا | بھاتا نہین ہے میٹھا سلونا فراق مین
جو صورت آشنا تھی وہ پہچانتے نہین | کچھ فرق میری وضع مین آیا فراق مین
حالت غشی کی رہتی ہی اب رات دن ہمین | اگلا سا جاگنا ہے نہ سونا فراق مین
سردیِ آہ گرمیِ دل برشگالِ چشم | موسم خلاف ہو گئے یکجا فراق مین
نیرنگی بہار و خزان دیکھتے ہین ہم | آنکھین ہین سرخ زرد ہی چہرہ فراق مین
وحشت دکھا رہی ہے زمانہ کے انقلاب | صحرا ہے شہر شہر ہے صحرا فراق مین
اپنی خدائی مین کسی بندہ کو تا ابد | میری طرح نہ رکھیو خدایا فراق مین

قسو ہی کے جی ہی مین ارمان رہ گئے ۔ آتی ہین حسرتین ہمین کیا کیا فراق مین

وہ جب یار کہ جانی نہ کچھ قدر وصل کی ۔ ہے دل سے کسقدر ہمین شکوہ فراق مین

کچھ مطلب دل نہین آتا ہے تا بلب ۔ ہے دل زبان مین تفرقہ گویا فراق مین

فرقت کی کاوشون سے جگر لخت لخت ہے ۔ خوناب ہو گیا دل و زہرہ فراق مین

سبحان اق یوسف یعقوب کو وصال ۔ قصہ مرا سنے جو زلیخا فراق مین

مرتے تین جیتی جی غم فرقت مین بے اجل ۔ ہر دم ہے یاد وصل مسیحا فراق مین

بیدرد یہ ماجرا کہ نہ نکلا غبار دل ۔ آنکھون سے میری بہ گئے دریا فراق مین

صہبا خوش آتے نہ دیکھا کہ ہمین ۔ کیا کام صاف و درد ہو صہبا فراق مین

جی کا مزہ ہے تشنہ فانی سے اسے مذاق ۔ جام بقا سے ذوق رکھہ اپنا فراق مین

مرتا نہ مدح ساقی کوثر مین پڑہ غزل ۔ پی لی شراب وصل کا پیالا فراق مین

وردِ زبان ہے نام علی کا فراق مین ۔ ہے کام دل غلامی مولا فراق مین

ہجر ابو تراب مین لوٹون ہون خاک پر ۔ خاک اوڑہنا ہے خاک بچھونا فراق مین

جب بیٹھتا ہون خاک پہ کہتا ہون بوتراب ۔ اوٹھتا ہون کہکے یا علی اعلی فراق مین

دُرِّ نجف ہے اوس شہ والا کا تخت گاہ ۔ ہین حاملان عرش معلی فراق مین

گر قامت علی کا نہ سایہ ملے ونہین ۔ ہون خشک سدرہ و طوبی فراق مین

ہے سوز فرقت ساقی سے دل کباب ۔ ہر دم جگر سے اوٹھتا ہے شعلہ فراق مین

مشتاق لقا ہے ہر شب تاریک ہجر مین ۔ دیکھون کہین وہ چاند سا مکھڑا فراق مین

رخ سے نقاب اوٹھا کے ذرا دیکھیو ہمین ۔ ہم رنج و غم اوٹھاتے ہین کیا کیا فراق مین

من دل ہو بندہ کی ہے واصل خدا ۔ تڑپون کہانتک اے مرے آقا فراق مین

دکھلائیے جمال مجھے بہرِ ذو الجلال | ملجائیے کبھی تو خدارا فراق مین
کیجے براے رحمتِ عالم نگاہِ رحم | مین منتظر ہون فضل و کرم کا فراق مین
ہیبت سے ہجر کی دل و زہرہ ہوا ہے آب | منت رکھو بروحِ فاطمہ زہرا فراق مین
حسنِ حسن دکھائیے بہرِ حسن حسین | دیدار چاہتا ہون تمھارا فراق مین
باطل ہے وہ سمجھے نبی و علی مین فرق | واصل نہوگا حق سے رہیگا فراق مین
صلِّ علیٰ محمد و آلِ محمد | ہے عاشقون کا وردِ وظیفہ فراق مین

ذوقِ ولاے ساقیِ کوثر سے اے مذاق
وصلت کا مین سے ذائقہ پایا فراق مین

خاتمۃ الطبع

۱۲۶۲

خدا در انتظار حمدِ ما نیست | محمد چشم بر راہ ثنا نیست
خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ بس | محمد حامدِ حمدِ خدا بس

ہرگاہ طیِ مراحلِ حمد و حیدی مقدورِ بشر نیست۔ و عبورِ قلزمِ نعت حمیدی طاقتِ دل جگر نے۔ لاجرم الوصف و صفت را مایہ اعتبار نگاشتہ باظہارِ مرام میگرایم۔ و نظارگیانِ شاہدِ سخن و طالبانِ این فن را نوید بایقین میرسانم کہ درین عہدِ میمنت عہد منظومۂ زیبا۔ مجموعۂ قصائدِ بیضا۔ نجات را ذریعہ۔ مثوبات را مایہ۔ (اعنی مجموعہ) از تصنیفِ شریف و تصنیفِ منیف سحبانِ زمان۔ حسانِ دوران۔ شاعرِ روشن ضمیر۔ ناظمِ عدیم النظیر۔ سیاحِ بیدا حقیقت۔ سیاحِ بحارِ طریقت کاشفِ اسرارِ حقائقِ ملکوتی۔ واقفِ اسرار و دقائقِ جبروتی۔ مطرحِ انوارِ الٰہی مصدرِ تجلیاتِ نامتناہی۔ برگزیدۂ عالم منتخبِ نوعِ بنی آدم۔ عارفِ کامل۔ محققِ واصل۔ یگانۂ آفاق۔ مولانا مولوی سید شاہ دلدار علی صاحب مذاق بدایونی لا زالت شموسُ افاداتہ بازغۃً۔ و ما برحت افاضاتہ فائضۃً۔ از رشید تلامذۂ خاقانیِ ہند جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب ذوق دہلوی مرحوم حسب اجازتِ جنابِ فیضمآب۔ والا مناقب۔ عالیمناصب۔ فقید المثیل عدیم النظیر مولوی محمد امتیاز رحیم تاثیر و علی احمد خان صاحب اسیر سلمہما اللہ القدیر۔ بفرمایشِ نیک نہاد قدسی نژاد دو الا یاقوت رقم عمیم الاحسان جناب منشی محمد آغا جان صاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی در مطبعِ نزہت نسیم سحر خلعتِ زیبای طبع دربر کردہ بر منصۂ شہود جلوۂ رعنائی نمود۔ ہوش و خرد از دماغ تماشائیان ربایند۔ تاب و توان از جسم و جانِ فدائیان در ربود۔ الٰہی تا ناز و نیازِ حسن و عشق این شاہدِ لطف را با عشق گرمی عشاق